تنزیل و تاویل

سدرۃ المنتہیٰ

از جناب مولنا عبد اللہ العمادی

منتِ سدرہ و طوبیٰ ز پے سایہ مکش
کہ چو خوش بنگری اے سرو رواں ایں ہمہ نیست

(۱)

سدرہ کیا ہے؟ مفہوم متعین کرنے سے پہلے ملحوظ رہنا چاہیے کہ ایک سدرہ وہ ہے جس کا تذکرہ کلام اللہ میں ہے، اس کو سدرۃ المنتہیٰ کہتے ہیں، دوسرے سدرہ کا بیان حدیث نبویؐ میں ہے جسے سدرۃ النبی ہونے کا شرف حاصل تھا؛ ان دونوں کی دو مختلف حیثیتیں ہیں، مگر یہاں محض سدرۃ المنتہیٰ کی تحقیق مطلوب ہے۔ جس کے لیے گوناگوں روایتیں مذکور ہیں۔

(۱)۔ ھی شجرۃ فی اقصی الجنۃ الیھا ینتھی علم الاوّلین والاٰخرین۔

(۱) بہشت کے انتہائی حصہ میں ایک درخت ہے جس کو سدرہ کہتے ہیں اگلے پچھلوں کا علم وہیں تک پہنچ کے رہ جاتا ہے آگے نہیں بڑھتا۔

۲۔ اصلھا فی السماء السادسۃ ومعظمھا فی السابعۃ لم یجاوزھا احدٌ سوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھی عن یمین العرش

۲۔ شجرہ سدرہ کی جڑ تو چھٹے آسمان میں ہے مگر باقی سب ساتویں آسمان پر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی اس سے آگے نہ بڑھا، یہ درخت عرش کے داہنے جانب ہے

۳- اِلَیْھا ینتھی مَا یعرج بہ من الارض فیفیض منھا، والیھا ما یھبط بہ من فوقھا فیفیض منھا۔

(۳) زمین پر سے جو چیزیں اوپر چڑھتی ہیں سدرۃ تک پہنچ کے رک جاتی ہیں اور پھر وہاں سے فیضان ہوتا ہے، اور جو اوپر سے نیچے آتی ہیں وہ بھی سدرۃ تک پہنچ کے رک جاتی ہیں اور پھر وہاں سے فیضان ہوتا ہے۔

۴- نبقھا مثل قلال ھجر وورقھا مثل آذان الفیلۃ۔

(۴) یہ بیری کا درخت ہے اس کے پھل علاقہ ہجر کے مٹکوں کے برابر ہوتے ہیں اور پتے جیسے ہاتھی کے کان۔

۵- یسیر الراکب فی ظل الفنن منھا مائۃ عام ویستظل فی الفنن منھا مائۃ الف راکب

۵- سوار اس درخت کی شاخوں کے سایہ میں سو برس تک چلتا رہے، اس کی شاخوں کے زیر سایہ ایک لاکھ سوار دھوپ سے بچے رہیں

۶- ھی شجرۃ تحمل الحلی والحلل والثمار من جمیع الالوان، لو ان ورقۃ وضعت فی الارض لاضاءت لاھل الارض۔

(۶) اس درخت میں ہر رنگ کے زیور، حلے اور میوے لگے ہوئے ہیں، اگر اس کا ایک پتہ زمین پر رکھ دیا جائے تو روئے زمین کو روشن کر دے۔

۷- غشیھا من امر اللہ فتحولت یاقوتا وزمردا۔

۷- سدرۃ المنتہیٰ کو اللہ کے حکم نے ڈھانک لیا، اس نے شکل بدل لی یاقوت و زمرد بن گیا۔

۸- یخرج من ساقھا نھران باطنان فی الجنۃ ونھران ظاھران النیل والفرات۔

۸- سدرۃ المنتہیٰ سے دو باطنی نہریں نکلتی ہیں اور دو ظاہری، باطنی نہریں تو بہشت میں ہیں اور ظاہری نیل و فرات ہیں

۹- ان ورقۃ منھا غشت الامۃ کلھا

۹- سدرۃ المنتہیٰ کے ایک پتہ نے تمام امت کو ڈھانک لیا۔

۱۰- ما یستطیع احد ان یصفھا

۱۰- سدرۃ المنتہیٰ کی توصیف کوئی نہیں کر سکتا۔

۱- ایک روایت یہ ہے کہ معراج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت جبریل علیہ السلام بھی تھے، جاتے جاتے سدرۃ المنتہیٰ تک پہونچ کے حضرت جبریل رک گئے، اس موقع پر شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

بدو گفت سالار بیت الحرام — کہ اے حامل وحی برتر خرام

بگفتا فراتر مجالم نماند | چہ بالم کہ نیروے بالم نماند
اگر یک سر موے برتر پرم | فروغ تجلی بسوزد پرم

شاید اسی لیے ادب میں حضرت جبریلؑ کا نشیمن سدرۃ المنتہیٰ قرار پایا اور ان کو طائر سدرہ کا خطاب ملا۔

(۱۲) پنجاب سے ایک مقدس بزرگ کی تازہ ترین تصنیف شائع ہوی ہے جس کا نام "برہان القرآن" ہے اس میں ارشاد ہوتا ہے (ص ۱۵۹ و ۱۶۰)۔

"رسول خدا کے عہد نبوت میں دو کمانوں کی مقدار کا ایک شہاب ثاقب مکہ کی زمین کی انتہائی حد جنۃ الماوٰی کے پاس گرا، اس کی چمکتی ہوی خاکستر سدرۃ المنتہیٰ پر پڑی، رب العالمین کی ان آیات کبریٰ کو رسول خدا نے عین وقت پر دیکھا اس وقت اس واقعہ کے متعلق یہ سورۃ وحی کی گئی، اور اس میں اس گرنے والے تارے کے نظارے سے ثابت کیا کہ جو کچھ سورۃ طور میں تاروں کے متعلق نازل ہوا ہے اسکے لینے میں یہ رسول بہکا نہیں"

(۲)

سدرہ کا تذکرہ سورۃ النجم کی آیتوں میں ہے پس وپیش سے بچنے کے لیے ان تمام آیات کی تلاوت کیجیے اور پھر تدبر فرمائیے۔

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى . مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَ	قسم ہے تارے کی جب ٹوٹا کہ تمہارا ساتھی نہ بھٹکا نہ بہکا
مَا غَوٰى، وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ	اور نہ ہوا و ہوس سے باتیں بنائیں، یہ تو وحی ہے جو ان پر
اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى، عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى،	نازل ہوتی ہے، شدید قوتوں والے نے اس کو سکھایا ہے
ذُوْ مِرَّةٍ، فَاسْتَوٰى، وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى	وہ طاقتور جو قائم ہوگیا اس حالت میں کہ افق اعلیٰ
ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى، فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ	پر تھا، پھر قریب آیا پھر لٹک پڑا، پھر اتنا جھکا کہ بقدر دو
اَوْ اَدْنٰى، فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى۔	کمانوں کے فاصلہ رہ گیا، بلکہ اس سے بھی کم پھر اس نے

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأٰى، اَفَتُمٰرُوْنَهٗ
عَلٰى مَا يَرٰى، وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى،
عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى، عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى
اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى مَا زَاغَ
الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى، لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ
رَبِّهِ الْكُبْرٰى (۵۳ : ۱-۱۱)

اپنے بندے پر جو وحی کرنی تھی کی، جو کچھ دیکھا اس نے دل
میں کچھ جھوٹ نہیں ملایا، کیا تم اسی دیکھنے پر اس سے جھگڑتے
ہو؟ اس نے تو دوسری مرتبہ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس بھی
دیکھا، جہاں جنت الماویٰ ہے، جب کہ سدرہ پر چھا رہا
تھا جو چھا رہا تھا، اس دیکھنے میں نہ تو نظر بہکی نہ اچٹی،
حقیقت میں اس نے اپنے پروردگار کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں

مولوی نذیر احمد صاحب اپنے ترجمۃ القرآن (طبع شمسی دہلی، ۲۲ ۱۳) ص ۵۶۰ کے حاشیہ پر شرح فرماتے ہیں۔

"سدرہ عربی میں بیری کے درخت کو کہتے ہیں۔ اور سدرۃ المنتہیٰ وہ بیری کا درخت ہے جو ساتویں آسمان پر ہے، اور جبرئیل جیسے مقدس فرشتے کی وہیں تک رسائی ہوتی ہے، اور یہ ساری باتیں داخل اسرارِ الٰہی ہیں، فہم بشر سے خارج۔"

کوئی شخص سدرۃ المنتہیٰ کی پوری طرح توصیف نہ کر سکے، تمام و کمال اس کی کیفیت بیان کرنے پر قادر نہ ہو، یہ ایک دوسری بات ہے، اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اصل شئے غیر مفہوم ہے، فہم بشری سے اگر یہ بات خارج ہوتی تو قدمائے محدثین و مفسرین اس کی تفسیر ہی نہ کرتے۔

— ۲ —

صحابہ و تابعین سے اس میں تین طرح کی روایتیں ہیں۔

الف - سأل ابن عباس كعبًا عن
سدرة المنتهى فقال كعب انها
سدرة على رؤس حملة العرش اليها

الف - عبد اللہ بن عباسؓ نے کعب احبار سے دریافت
کیا کہ سدرۃ المنتہیٰ سے کیا مراد ہے کعب نے جواب دیا کہ سدرہ
حاملان عرش کے سروں پر ہے مخلوق کا علم یہیں تک پہنچ کے

إِلَيْهَا يَنْتَهِي عِلْمُ الْخَلَائِقِ، لَيْسَ لِأَحَدٍ وَرَآءَهَا عِلْمٌ وَلِذَلِكَ سُمِّيَتْ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى لِانْتِهَاءِ الْعِلْمِ إِلَيْهَا ۔

رک جاتا ہے کسی کو اس کے اُدھر کا علم نہیں سدرہ المنتہیٰ اسی لیے نام پڑا کہ یہیں تک علم کی انتہا ہے ۔

ب ۔ عن عبد اللہ قال لما اُسری برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتہی بہ الی سدرۃ المنتہی وھی فی السماء السادسۃ الیہا ینتہی من یعرج من الارض (اومن) تحتہا فیقبض منہا والیہا ینتہی ما یہبط من فوقہا فیقبض فیہا ۔

ب ۔ عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اسرا ہوا تو سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے جو چھٹے آسمان میں ہے روئے زمین یا زیر زمین سے جو عروج پرواز کریں ان سب کی حد یہی ہے، یہاں تک پہنچ کے رک جاتے ہیں، اسی طرح اوپر سے جو کچھ نیچے اترے وہ بھی یہاں پہنچ کر رک جائیگا ۔

ج ۔ عن ابی ھریرۃ قال لما اُسری بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم انتہی الی السدرۃ فقیل لہ ھذہ السدرۃ ینتہی الیہا کل احد خلا من امتک علی سنتک ۔

ج ۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اسرا ہوا تو سدرۃ پہنچ کے رک گئے، آنحضرت علیہ السلام کو اسی موقع پر اطلاع دی گئی کہ یہ سدرہ ہے، آپ کی امت کا جو شخص آپ کی سنت پر چلا یہی اس کی منزل ہے ۔

۴

ابو جعفر طبری (متوفی ۳۱۰ھ) نے جامع البیان (ج ۲۷ ص ۳۲۳۱ ۔ طبع بولاق ۱۳۲۹) میں تطبیق کی کوشش کی ہے، فرماتے ہیں ۔

والصواب من القول فی ذلک أن یقال: إن معنی المنتہی الانتہاء فکانہ قیل عندہ سدرۃ الانتہاء

جو اقوال نقل ہوئے ان سب میں قول صائب صحیح یہ ہے کہ منتہی کے معنی انتہا کیے جائیں سدرہ المنتہیٰ کے پاس یعنی سدرۃ الانتہا کے پاس ۔

وَجائزٌ ان یکون قیل لھا سدرۃ المنتھیٰ لانتھاء علم کل عالم من الخلق الیھا۔

سدرۃ المنتہی کہنا بھی جائز ہے، اس لیے کہ مخلوقات میں ہر ایک عالم کے علم کی وہاں تک پہنچ کے انتہا ہو جاتی ہے آگے بڑھنا ممکن نہیں۔

وجائزٌ ان یکونَ قیل ذلک لھا لانتھاء ما یصعد من تحتھا وینزل من فوقھا الیھا۔

یہ بھی جائز ہے کہ سدرہ کو منتہی اس لیے کہا گیا ہو کہ صعود ونزول دونوں کی آخری حد وہی ہے۔

وَجائزٌ ان یکون قیل ذلک لانتھاء کل من خلا من الناس علیٰ سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیھا۔

یہ بھی جائز ہے کہ سدرہ کو منتہی اس لیے کہا گیا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے جو لوگ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت پر چلے ہوں اُن کی انتہا وہیں ہے۔

وجائزٌ ان یکون قیل ذلکَ لھا لجمیع ذلک ولاخبرٌ یقطع العذر بانہ قیل ذلک لبعض ذلک لھا دون بعض۔

یہ بھی جائز ہے کہ یہ لفظ ان تمام معانی پر ہو اور سب اس سے مراد ہوں۔ دلیل قاطع کے طور پر کوئی ایسی روایت موجود نہیں کہ اس لفظ کے یہ معنی تو ہیں مگر یہ نہیں ہیں۔

یہ تو منتہی کے معنے ہوئے، سدرہ کے کیا معنی ہیں، ائمہ عربیت ہی اس کا بہتر فیصلہ کر سکتے ہیں۔

۵

جس زمانہ میں کلام اللہ نازل ہوا ہے اس زمانہ کی عربی زبان میں سدرہ سے متعدد معنے مراد لیتے تھے۔

الف۔ سدرہ بیری کے درخت کو کہتے تھے۔

ب۔ دُوار، یعنی سر میں چکر آنا، حدیث میں ہے:۔ الذی یصدر فی البحر کالمتشحط فی دمہ۔

ج۔ کپڑے پھاڑنا۔

د۔ لانبے بال۔

ھ بے روک چلے جانا، بے پروائی، حضرت علی رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں۔ نفر مستکبرا دخبط سادراً

و۔ سمند رجب ساکن اور بے توجہ ہو، امیہ بن ابی الصلت کا شعر ہے :۔

وکان برقع والملائک حولھا　　سدرٌ تواکلہ القوائم اجردُ

برقع : اسماء۔ و سدر : البحر۔ شبہ الملائکۃ فی خوفھا من اللہ بھذا الرجل السدرُ

ز۔ حیرت، گھبرا جانا، بصارت میں خیرگی آ جانا، اسی لیے متحیر کو سادر کہتے ہیں۔

سدر سدرًا، لم یبصر۔

وَالسدر اسمدرار البصر والتحیر۔

اس توضیح کی بنا پر سدرۃ المنتہی کے معنی انتہائی حیرت کے بیان کیے گئے ہیں۔ ابن الخطیب اپنی تفسیر (مفاتیح الغیب۔ ج ۷، ص ۸۰۰۔ طبعۂ شرقیۃ مصر ۱۳۰۸) میں لکھتے ہیں :۔

سدرۃ المنتہی ھی الحیرۃ القصویٰ۔	سدرۃ المنتہیٰ کا مطلب انتہائی حیرت ہے۔
یعنی عند ما یحار العقل حیرۃ لاحیرۃ فوقھا ماحار النبی صلے اللہ علیہ وسلم وما غاب ورأی مارأی۔	کلام اللہ میں جہاں سدرۃ المنتہیٰ کے پاس دیکھنے کا بیان ہے وہاں سدرۃ المنتہیٰ سے یہی مراد ہے کہ جس مقام پر عقل نہایت درجہ گھبرا اٹھے، متحیر ہو جائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں بھی متحیر نہ ہوئے، دیکھا جو دیکھا۔

اسی کے بعد اذ یغشی السدرۃ ما یغشی کے معنی بیان کرتے ہیں۔

المراد من الغشیان غشیان حالۃ علی حالۃ، ای ورد علے حالۃ الحیرۃ حالۃ الرویۃ وَالیقین، ورای محمد صلے اللہ علیہ وسلم عند ما حار العقل ما رآہٗ وقت ما طرأ علی تلک الحالۃ ما طرأ	سدرہ کو ڈھانک لینے سے مراد یہ ہے کہ ایک حالت کو دوسری حالت نے ڈھانک لیا، حیرت اور تحیر کی جو حالت تھی وہ مشاہدہ اور یقین کی حالت سے ڈھک گئی، ایسی جگہ جہاں عقل متحیر ہو، ایسے وقت میں جو اپنے ساتھ تمام سامان حیرت رکھتا ہو، اللہ کے فضل و کرم سے

مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَرَحْمَةٍ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رویت و شہود پر فائز ہوئے

حسن بن محمد نیسا بوری اپنی تفسیر (غرایب القرآن و رغائب الفرقان) میں تصریح کرتے ہیں۔

وَالمعنیٰ رآہ عند الحیرۃ القصوی ای کلام اللہ میں ہے "اس کو دوسری بار سدرۃ المنتہیٰ کے

فی وقت تحار عقول العقلاء فیہ ولکنہ پاس دیکھا" سدرۃ المنتہیٰ یعنی انتہائی حیرت، مطلب یہ ہے

مَاحار ولم یعرض لہ سدرٌ کہ ایسے وقت میں کہ عقلمند گھبرا اٹھیں عقلیں متحیر ہو جائیں،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ بھی حیرت طاری نہ ہوی اور مشاہدہ میں کسی طرح کی خیرگی پیش نہ آئی۔

(۶)

یہ سب بھی لیکن رائے وقیاس کو روایت پر ترجیح نہیں دی جا سکتی، روایات میں سدرہ کو درخت سدرہ ہی کہا گیا ہے، رہی اس کی حقیقت، تو جس طرح اشجار و انہار جنت کی حقیقت ہم متعین نہیں کر سکتے اس کو بھی اسی پر محمول کر لیجیے عقل والوں کو عقل مبارک، یہاں نقل ہی کافی ہے۔

ما بجامے کہ زجم ماند قناعت کردیم
بسکندر بدہید آنچہ ز دارا ماند